...kumar011@gmail.com
Rohtas Mahila College Sasaram
Dr. S.K. Jabeen.
Dept. of. Urdu.
Course - B.A. I
Topic - Poetry

میر تقی میر

ہم کو شاعر نہ کہو میر کہ صاحب ہم نے
درد و غم کتنے کیے جمع تو دیوان کیا

درد و غم کی جو فراوانی میر کو میسر ہے وہ بغیر دل و جگر فرسائی کے حاصل نہیں ہوتی
میر قدم قدم پر اس امتحان سے گزرتے ہیں۔ ان کی طبیعت اتنی لطیف اتنی لطیف
احساس اتنا نازک تھا کہ مردار کی پیشہ جب بھی سامنے آتی تھی ان کی شخصیت
کی بلندی انہیں قناعت کے ساتھ گزر جانے کی ترغیب دیتی تھی۔ لیکن حالات
کبھی کبھی معاملات پر بھی مجبور کر دیتے تھے۔ سے

ہوتا جاں مجبور ہر ہے مشم سا مشرکے میر
مگر رجعوں سے چاہیے ان سے بناکے

یہی وہ موقع ہوتا تھا۔ جب میر ایمان و کفر کی کشمکش کے دوران بھی جو ضبط
کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جاتا تھا۔ اور اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا تھا۔ ان کی ذاتی زندگی کا
قصہ مشہور ہے کہ آصف الدولہ کے دربار میں آپ لکھنؤ کے لڑکے کو چند اشعار کتابت
کی فرمائش پر تا گواری کے ساتھ صرف دو اشعار لکھ کر ہمیشہ کے لیے اس دربار
کو اس طرح چھوڑتے ہیں کہ برسہا برس تک فاقہ کشی اور بے خانمانی کی زندگی گزارنے
کے بعد بھی بادشاہ کی پیشکش قبول نہیں کرتے۔ یہ معاملہ میر کی نازک مزاجی
کا ہے۔ جو ہر عالم اور دانشور میں کسی نہ کسی حد تک پائی جاتی ہے۔ لیکن جب میر
کے معاملے میں بد دماغی سے تعبیر کرکے ان کی بد مزاجی کی بے شمار داستانیں
مشہور کر دی گئی ہیں۔ بات صرف اتنی ہے کہ اپنے مخصوص مزاج اور افتاد طبع
کے سبب میر زندگی بھر حالات سے سمجھوتہ نہ کر سکے ان کے انداز بیان میں جو بانکپن
تنک مزاجی کا رنگ ہے۔ وہ اسی جبر آمیز معاملات کا نتیجہ ہے۔ ان کے فن کے نقوش
کا اندازہ کرنے کے لیے یہ دو اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

یارو مجھے معاف کرو میں نشے میں ہوں۔ اب دو تو خالی جام ہوا میں ہوں نشے میں ہوں
مشکل ہے بہت ہمیں سے گفتگو کے بیچ۔ جو چاہو تم بھی مجھ کو کہو میں نشے میں ہوں

(continue)

Scanned with CamScanner